Lesson No. 9

Hunger and Population Explosion

بھوک اور آبادی کا دھماکہ

Anna Mckenzie

Words Meanings

Words	Synonyms	Urdu Meanings
Starve	Be Hungry	بھوکا ہونا
Pongs	Sharp Pain	درد
Liquorice	A plant	ملٹھی
Famine	Shortage of food	قحط
Carve	Engrave	کندہ کرنا
Disaster	Destruction	تباہی
Avert	Stop	روکنا
Folk-lore	Traditional Knowledge	لوک کہانی
Poach	Illegal Hunt	غیر قانونی شکار
Perish	Die, Finish	ختم ہونا
Isolated	Lonely	اکیلا
Epidemic	Plague	وبا
Yaws	A skin disease	جلد کی بیماری
Blotches	Spot	پھوڑا
Paradox	Contradiction	ایک دوسرے کے برعکس
Eking out	Earn Living	روزی کمانا
Deformed	Disfigured	بدشکل

Complete Urdu Translation

مکمل اُردو ترجمہ

What is it like to be really hungry? I expect that at some time you have all come home after an energetic game of football or netball or after a few hours when you have been too busy to eat, and said, "I'm starving!" But this hunger did not last long. If your meal was not ready for you, after a few slices of bread and butter you forgot all about those hunger pangs. But hunger does not mean missing one meal or even meals for a whole day. It means never having enough to eat. It means, when you have had something to eat at least as much again. It also means a situation in which you are always wondering where the next meal is coming from or even if there will be a next meal. Arthur Hopcraft of the Guardian said of starving children after visiting a nutrition centre in Kenya, "They are the children whose eyes stare as if blind, whose legs and arms are like sticks of liquorice, who neither cry nor laugh and who weigh 10 lb at the age of two years!"

حقیقت میں بھوکا ہونا کیسا ہوتا ہے؟ میں یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ کبھی فٹ بال یا نیٹ بال کے کسی پرجوش کھیل یا ان چند اتنے معروف گھنٹوں کے بعد جن میں آپ کھانا نہیں کھا سکے، آپ گھر میں آئے ہوں اور کہا "میں بھوک سے مر رہا ہوں۔" مگر یہ بھوک زیادہ دیر تک نہ رہی۔ اگر آپ کا کھانا تیار نہیں تھا تو آپ روٹی کے کچھ ٹکڑے اور مکھن کھانے کے بعد، اس بھوک کی تکلیف کو بھول گئے۔ مگر ایک وقت کھانے کے بعد، اس بھوک کی تکلیف کو بھول گئے۔ مگر ایک وقت یا پورے ایک دن کے لئے کھانا نہ ملنا بھوک نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کھانے کے لیے کافی کچھ نہ ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کو کھانے کے لیے کچھ ملا ہو مگر پھر بھی آپ مطمئن نہ ہوں اور یہ محسوس کریں کہ آپ اتنا ہی اور کھا سکتے ہیں۔ اس سے مراد ایک ایسی صورت حال ہے جس میں آپ ہمیشہ یہ سوچتے ہوں کہ اگلا کھانا کہاں سے آئے گا یا اگلا کھانا ملے گا بھی کہ نہیں۔ کینیا کے ایک غذائی مر[illegible] [illegible]رے پر گارڈین (ایک اخبار کا نام) کے Arther Hopcraft نے کہا"

ایسے بچے ہیں جن کی آنکھیں ایسے گھورتی ہیں جیسے وہ اندھے ہوں جن کی ٹانگیں اور بازو ملنٹھی کی لکڑیوں کی طرح (باریک) ہوں۔ جو کہ ہنستے ہیں اور نہ روتے ہیں اور دو سال کی عمر میں ان کا وزن دس پونڈ تھا۔"

Famine has been a problem since the beginning of time. The early hunter suffered grave shortages during the winter months and quite often these were serious enough to mean starvation for him and his family.

قحط شروع ہی سے ایک مسئلہ رہا ہے۔ ابتدائی زمانے کا شکاری موسم سرما کے مہینوں میں خوراک کی شدید قلت کا شکار ہوتا تھا۔ اکثر یہ قلت اتنی سنگین ہوتی تھی کہ اس سے وہ (آدمی، شکاری) اور اس کی فیملی فاقہ کشی کا شکار ہوتے تھے۔

One of the first records of famine was carved in granite by an Egyptian Pharaoh. He said, "During my reign the Nile has not been in flood for seven years. Corn is scarce and food is lacking. Those who ran cannot even walk. The food bins are broken open and empty. It is the end of everything!"

قحط کے ابتدائی ریکارڈ میں سے ایک ریکارڈ ایک مصری فرعون (بادشاہ) نے پتھر پر کندہ کیا تھا۔ اس نے کہا" میرے دورِ حکومت میں دریائے نیل میں سات سال سے سیلابی ریلہ نہیں آیا۔ غلہ بہت کم ہے اور خوراک کی قلت ہے۔ وہ جو کبھی دوڑا کرتے تھے اب چل بھی نہیں سکتے۔ خوراک کے ذخیروں کو توڑ کر کھولا گیا مگر وہ خالی ہیں۔ یہ ہر چیز کا خاتمہ دکھائی دیتا ہے"۔

We read in the Bible of many cases of famine. There were seven years of famine in Egypt and the surrounding countryside during the time of Joseph. Widespread disaster was only averted by the previous compulsory storage of food under Joseph's management during plentiful harvests. Egypt was saved from famine by this national effort but many people in the surrounding countries were left hungry. Joseph's own brothers came to Egypt from Palestine to buy grain.

ہم انجیل میں قحط کے کئی واقعات کا ذکر پڑھتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر اور اس کے اردگرد کے علاقوں (دیہاتوں) میں سات سال قحط پڑا۔ محض حضرت یوسفؑ کے زیر انتظام وافر پیداوار کے دوران خوراک کے سابقہ لازمی ذخیروں کی وجہ سے بڑی تباہی سے بچا گیا۔ اس قومی

کوشش کی بدولت مصر قحط سے بچ گیا۔ مگر ارد گرد کے علاقوں میں کئی لوگ بھوکے رہے۔ یوسف
کے اپنے بھائی غلہ / اناج خریدنے کے لیے فلسطین سے مصر آئے۔

From the birth of Christ to about 1800, there are records of famine in Europe in 350 different years - one famine every five years. In England during the same period there was at least one major famine every ten years. These were general famines when a large area of the country was affected but there were many more local famines. We can get some idea of these famines from our folk-lore. The stories of Robin Hood often involve local food shortages with Robin helping with transport of food, robbing the rich to feed the poor or poaching for them from the Royal forests.

حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے 1800ء تک یورپ میں 350 مختلف سالوں میں قحط کے ریکارڈ ملے
ہیں۔۔۔ ہر پانچ سال بعد ایک قحط آیا۔ اسی عرصہ کے دوران انگلینڈ میں ہر دس سال میں کم از کم
ایک بڑا قحط پڑا۔ یہ بڑے قحط تھے جن میں ملک کا وسیع علاقہ متاثر ہوا۔ مگر مقامی قحط اس سے کہیں
زیادہ تھے مگر دنیا کے دوسرے علاقوں کی نسبت یورپ میں پڑنے والے قحط کم شدید تھے۔ ہم اپنی
لوک کہانیوں سے قحط کا کچھ تاثر لیتے ہیں۔ Robin Hood کی کہانیوں میں اکثر مقامی طور پر
خوراک کی کمی کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں وہ خوراک کی نقل و حرکت میں مدد کرتا ہے۔ امیروں کو لوٹ
کر غریبوں کو کھلاتا ہے اور ان کے لیے شاہی جنگلوں سے ناجائز طور پر شکار کرتا ہے۔

But famines in Europe have been much less serious than in other parts of the world China had ninety major famines in one century. Nine and a half million people perished in a single famine which swept North China in the last century. The Russian famine in 1921 - 22 killed several million people. Ten million died in the great famine of Bengal 1969-70. As recently as 1942 in Bombay one million starved to death when the rice crop failed. In India in 1964-65 there was the worst famine of the century, owing to the failure of the monsoon, and many countries gave aid on a large scale and tried to help. However, imported food could not solve the problem. Even if there had been enough availability the ports could not cope with all the ships bringing the cargoes, and transport problems were so great that the food could not have been distributed to many of

the isolated and hardest hit areas. A year later, India still faced an even worse threat of famine.

دنیا کے دوسرے علاقوں کی نسبت یورپ میں پڑنے والے قحط کم شدید تھے۔ چین میں ایک صدی میں 90 بڑے قحط پڑے۔ ساڑھے نو ملین (95 لاکھ) لوگ ایک قحط میں ہلاک ہوئے جو پچھلی صدی میں شمالی چین میں تیزی سے پھیلا تھا۔ 1921-22 میں روس میں پڑنے والے قحط نے کئی ملین لوگوں کی جان لی۔ 1969-70 میں بنگال میں پڑنے والے قحط میں دس ملین (ایک کروڑ) لوگ ہلاک ہوئے۔ حال ہی میں بمبئی (موجودہ ممبئی) میں یعنی 1942ء میں جب چاول کی پیداوار کم ہوئی تو ایک ملین (دس لاکھ) افراد بھوکے مرے۔ انڈیا میں 1964-65ء میں مون سون کی ہوائیں نہ ہونے کی وجہ سے صدی کا بدترین قحط پڑا اور کئی ملکوں نے بڑے پیمانے پر مدد کی اور مدد کرنے کی کوشش کی۔ تاہم درآمد کی گئی خوراک مسئلہ حل نہ کر سکی۔ اگرچہ خوراک کی دستیابی کافی مقدار میں ہو گئی تھی مگر بندرگاہیں سامان لانے والے بحری جہازوں کو سہار نہ سکیں اور نقل و حمل کے مسائل اتنے زیادہ تھے کہ دور دراز اور سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں خوراک تقسیم نہ کی جا سکی۔ ایک سال بعد بھی انڈیا کو بدترین قحط کے خطرے کا سامنا تھا۔

Famine may be caused by many things. It may be that there are just too many people for the amount of food available. It may be that crops have failed due to disease. Thousands, even millions, will die of starvation because of famines caused by lack of rain.

قحط کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی تعداد دستیاب خوراک کی مقدار سے کہیں زیادہ ہو۔ شاید فصلیں کسی بیماری کی وجہ سے کافی نہ رہی ہوں۔ بارش کی کمی کی وجہ سے پڑنے والے قحطوں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ بھوک کی وجہ سے مر سکتے ہیں۔

In fact in the world of today, not only is there not enough food, but each year there are many more people to eat it. The number of people in the world is rapidly s, increasing rather like a gigantic snowball which not only gets bigger as it rolls but goes faster as well. Half a million years ago the population of the world was very small but since then it has gradually increased, until by the birth of Christ the world population was about 200 - 300 million, The numbers doubled by 1650 and by

1850 doubled again to 1,000 million. Now the world populati
is over 3,000 million. The population is increasing at a ra
which would double the numbers in only 40 years.
tremendous population explosion is taking place. It has bee
calculated that unless the growth is checked in some wa
within two or three centuries there will only be enough room c
the earth for people to stand up.

حقیقت آج کی دنیا میں نہ صرف خوراک کی مقدار ناکافی ہے بلکہ ہر سال اس کو کھانے والوں کی
راد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ دنیا میں لوگوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ برف کے اس بڑے
لے کی طرح جو لڑھکتے ہوئے نہ صرف خود کو بڑھاتا ہے بلکہ اس کی رفتار بھی تیز تر ہوتی جاتی
ہے۔ پانچ لاکھ سال پہلے دنیا کی آبادی بہت تھوڑی تھی۔ اس وقت سے یہ آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔
ہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے وقت دنیا کی آبادی قریبا 200 سے 300 ملین
ی۔ 1650ء تک یہ تعداد دو گنا ہو گئی اور 1850ء تک پھر دو گنا ہو کر 1000 ملین ہو گئی۔ اب دنیا
ی آبادی 3000 ملین سے زیادہ ہے۔ آبادی اس رفتار سے بڑھ رہی ہے کہ صرف 40 سال میں
دگنا ہو جائے گی۔ آبادی میں بہت بڑا اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا کہ اگر آبادی کے اضافے
کسی طرح روکا نہ گیا تو دو یا تین صدیوں میں زمین پر صرف اتنی جگہ ہو گی کہ لوگ کھڑے ہو سکیں
گے۔

The main reason for population increase is due to the numbe
of people who are born in any year being greater than the
number who dies - that is the difference between the birth rate
and the death rate. For example, in the U.K. the birthrate fo
1963 (number of births per 1,000 population) was 18.2 and the
death rate (number of deaths per 1,000 population) was 11.6
The population is therefore growing at the rate of 6.6 per 1,000
of the population.

آبادی میں اضافے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی تعداد جو کسی سال میں پیدا ہوتے ہیں اس
تعداد سے زیادہ ہے جو مرتے ہیں۔ یعنی شرح پیدائش اور شرح اموات میں فرق ہے۔ مثال کے
طور پر انگلینڈ میں 1963ء میں شرح پیدائش (فی ہزار آبادی میں) 18.2 تھی۔ پس آبادی 6.6 فی
ہزار کی شرح سے بڑھ رہی ہے۔

In the past only a fraction of the babies born grew up. Now in the industrial countries of the West, 19 out of 20 become adults. One couple on an average need only produce just over two children to replace themselves and keep the population at the same level.

ماضی میں پیدا ہونے والے بچوں میں سے بہت تھوڑی تعداد میں بچے بڑے ہو پاتے تھے۔ اب مغرب کے صنعتی ممالک میں 20 میں سے 19 افراد بلوغت تک پہنچتے ہیں۔ ایک جوڑے (میاں بیوی) کو صرف دو بچے پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو ان کی جگہ لے سکیں اور آبادی اسی سطح پر رکھیں۔

Among the Western nations the decline is the death rate has been follqwed after an interval by the reduction in the birth rate so that the population is not now growing so fast. But even in these areas where people have only a comparatively small number of children the low death rate means that the population is still growing fairly rapidly. In the U.S.A., where on an average each woman has only three children the population increases by almost half as many again every generation.

مغربی اقوام میں شرح اموات میں کمی کے ایک عرصے بعد شرح پیدائش میں بھی کمی کی گئی تاکہ آبادی زیادہ تیزی سے نہ بڑھتی رہے لیکن حتیٰ کہ ان علاقوں میں جہاں نسبتاً کم تعداد میں بچے ہیں، موت کی شرح میں کمی کا مطلب یہ ہے کہ ابھی بھی آبادی خاصی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ U.S.A جہاں ہر عورت تین بچے پیدا کرتی ہے۔ ہر نسل کے بعد آبادی اصل کا قریباً نصف بڑھ جاتی ہے۔

In Asia and the Far East the death rate has been reduced rapidly by modern medicine and epidemic control. In Ceylon, for example, the death rate was reduced by one third in two years by greatly reducing mortality from malaria. This was due to the discovery of DDT which killed off the mosquitoes which carry malaria.

ایشاء اور مشرق بعید میں جدید ادویات اور وبائی امراض پر قابو پانے کی وجہ سے شرح اموات تیزی سے کم ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر سری لنکا میں ملیریا سے ہونے والی اموات ایک تہائی تک کم ہو گئی۔ یہ DDT کی دریافت کی وجہ سے ہوا جس نے ملیریا والے مچھروں کو مار دیا۔

Another example is yaws which until recently caused a great many deaths. This disease starts as little hard pimples which

may join together to make blotches. It then spreads all over the body, forming ulcers. Muscles are destroyed and bones deformed. The sufferer becomes depressed and feels very ill. Soon after the discovery of penicillin it was realized that yaws could be cured in most cases by a single injection and in many others by just two injections. Many countries have carried out massive programmes to free their countrymen of yaws and in doing so have decreased the death rate rapidly.

ایک اور مثال جلدی بیماری (یاز) کی ہے۔ جو حالیہ وقتوں تک موت کی وجہ بنتی رہی۔ یہ بیماری چھوٹے دانوں کی شکل میں شروع ہوتی ہے۔ جو مل کر پھوڑوں کا روپ دھار لیتے ہیں۔ پھر یہ پورے جسم پر پھیل جاتی ہے اور ناسور بن جاتی ہے۔ پٹھے تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہڈیوں کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ مریض بد حال ہو جاتا ہے اور بیمار محسوس کرتا ہے۔ پنسلین کی دریافت سے یہ معلوم ہو گیا کہ یاز کا علاج زیادہ تر صورتوں میں ایک یا دوسری صورتوں میں صرف دو ٹیکوں سے کیا جا سکتا ہے۔ کئی ملکوں نے اپنے لوگوں کو یاز سے بچانے کے لیے بڑے پروگراموں کا اہتمام کیا ہے اور ایسا کر کے شرح اموات کو تیزی سے کم کیا ہے۔

The most important and the most difficult thing to achieve is a desire among individuals to limit the size of the family.

The study of the population growth indicates one of the greatest paradoxes of our time. The group of countries best able to support a rapidly growing population has a relatively low birth rate while the group least able to support their present population, let alone a larger one, has a very high birth rate.

لوگوں کے اندر خاندان کے حجم کو کم کرنے کی خواہش پیدا کرنا سب سے اہم اور زیادہ مشکل کام ہے۔ آبادی میں اضافے کا مطالعہ ہمارے دور کے سب سے بڑے تضادات کو ظاہر کرتا ہے۔ ان ممالک کی شرح پیدائش نسبتاً کم ہے جو تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی کفالت بہترین طریقے سے کر سکتے ہیں جبکہ ان ممالک میں جو بڑھتی آبادی تو کیا اپنی موجودہ آبادی کی کفالت کرنے کی انتہائی کم اہلیت رکھتے ہیں (ان میں) شرح پیدائش زیادہ ہے۔

Let us look for a moment at this second group, often called the underdeveloped countries, into which so many of the children of the world will be born. Everyone knows an under-developed country when he sees one. It is a country characterized by

poverty, with beggars in the cities and villagers eking out a bare subsistence in the rural areas. It is a country lacking factories of its own, usually with inadequate supplies of power and light. It usually has poor roads and railways and not enough of them. Hospitals and schools and colleges are few and far between. Most people, particularly older people, cannot read or write. The goods the country exports are nearly always raw material which is much more subject to price fluctuations. This will have a bad impact on the economy.

آیئے اس دوسرے گروہ(کے ممالک) پر ایک نظر ڈالیں جنہیں اکثر پسماندہ ممالک کہا جاتا ہے جن میں دنیا کے اتنے زیادہ بچے پیدا ہوں گے۔(آدمی) پسماندہ ملک کو پہچان لیتا ہے، جب وہ ایسے کسی ملک کو دیکھتا ہے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جس کی نمایاں خاصیت غربت ہے۔ جس کے شہروں میں بھکاری ہوتے ہیں اور دیہاتی لوگ کھانے کا سامان مشکل سے کماتے ہیں۔ یہ ایک ایسا ملک ہوتا ہے جس کے کارخانے نہیں ہوتے اور جہاں بجلی اور روشنی کی فراہمی مناسب نہیں ہوتی۔ اس میں سڑکیں اور ریل کی پٹڑیاں عام طور پر خستہ حال اور ناکافی ہوتی ہیں۔ ہسپتال، سکول اور کالج بہت کم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ، خاص طور پر بڑی عمر کے لوگ پڑھ لکھ نہیں سکتے۔ وہ اشیاء جو برآمد کرتا ہے زیادہ تر خام مال پر مشتمل ہوتی ہیں جن کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے اس سے معیشت پر برا اثر پڑتا ہے۔

The gap in living standards is bound to increase. In the past the population has not only been reduced by famine and disease but also by war. We have the power to abolish war if we have the will. But if one group of people continues to get poorer and sees its families and friends suffering great distress and unnecessary death while another group of people in the world gets richer, we are creating a situation which encourages the poor to make war on the rich.

لوگوں کے معیار زندگی میں فرق بڑھتا ہے۔ ماضی میں آبادی صرف قحط ہی نہیں، جنگ کی وجہ سے بھی کم ہوتی تھی۔ اگر ہم چاہیں تو جنگ کا وجود مٹا دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن اگر لوگوں کا ایک گروہ غریب تر ہوتا چلا جائے گا اور اپنے خاندان اور دوستوں کو غیر ضروری دکھ میں مبتلا دیکھے

جبکہ دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرا گروہ امیر تر ہوتا چلا جائے تو ہم ایک ایسی صورت حال پیدا کر رہے ہیں جو غریبوں کو امیروں پر جنگ مسلط کرنے پر اکساتی ہے۔

The only long-term answer for these countries is to reduce their birth rate. But as I have explained this will take time and is not easy to achieve. What we must do in the meantime is to keep alive as many people as we can and at the same time make every effort to encourage the limitation of families.

ان ممالک کی غربت کا دیرپا حل ان کی شرح پیدائش کو کم کرنا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے واضح کیا کہ اس میں وقت لگے گا اور اس (منزل) کو حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس وقت جو ہمارے لیے ضروری ہے وہ یہ کہ جتنا لوگوں کو آگاہ کر سکیں، کریں اور خاندان کو محدود رکھنے کی ترغیب دینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

Solution of Exercise

Q1: What does hunger mean on a large scale as viewed by the author?

Ans: Hunger does not mean missing one meal or even meals for a whole day. It means never having enough to eat. It means, when you have had something to eat at least as much again. It also means a situation in which you are always wondering where the next meal is coming from or even if there will be a next meal.

Q2: Describe some great famines of the past?

Ans: Famines had been part of human life. A famine came in the reign of pharaoh. In time of Joseph, famine was recorded from the birth of Christ to 1800; Europe faced famines in 350 years. China faced 90 major famines. In 1921-22 a famine killed several million people. Ten million people were died in 1969-70 in Bengal. One million died in India in 1964-65.

Q3: How do famines occur?

Ans: Famine may be caused by many things. It may be that there are just too many people for the amount of food available. It may be that crops have failed due to disease. Thousands, even millions, will die of starvation because of famines caused by lack of rain.

Q4: What is the main reason for population increase today?

Ans: The main reason for population increase is due to the number of people who are born in any year being greater than the number of people who die - that are the difference between the birth rate and the death rate. For example, in the U.K. the birthrate for 1963 (number of births per 1,000 population) was 18.2 and the death rate (number of deaths per 1,000 population) was 11.6. The population is therefore growing at the rate of 6.6 per 1,000 of the population.

Q5: What is meant by birth-rate and death-rate, and how do they affect the population of a country?

Ans: The main reason for population increase is due to the number of people who are born in any year being greater than the number of people who die - that is the difference between the birth rate and the death rate. For example, in the U.K. the birthrate for 1963 (number of births per 1,000 population) was 18.2 and the death rate (number of deaths per 1,000 population) was 11.6. The population is therefore growing at the rate of 6.6 per 1,000 of the population.

Q6: What have public-health measures to do with increase in population?

Ans: Public health measures help to maintain better health and control death rate. As a result the population increases, because more people are born and less people die.

Q7: Account for the high birth-rate in under-developed countries?

Ans: In under-developed countries, mostly people are uneducated and they do not realize the importance of birth rate for the economic development of the country. Therefore they produce more children. This causes an increase in the population.

Q8: Why is birth rate not so high in the more advanced countries?

Ans: In developed countries people do not let their families grow bigger. There is a strict check on population growth, as a result the birth rate remains low.

Q9: Give a brief account of the poor economic conditions prevailing in underdeveloped countries?

Ans: Everyone knows an under-developed country when he sees one. It is a country characterized by poverty, with beggars

in the cities and villagers eking out a bare subsistence in the rural areas. It is a country lacking factories of its own, usually with inadequate supplies of power and light. It usually has poor roads and railways and not enough of them. Hospitals and schools and colleges are few and far between. Most people, particularly older people, cannot read or write. The goods the country exports are nearly always raw materials which are much more subject to price fluctuations.

Additional Questions Answers

Q1: What is the greatest produce regarding the study of population?

Ans: The study of the population growth indicates one of the greatest paradoxes of our time. The group of countries best able to support a rapidly growing population has a relatively low birth rate while the group least able to support their present population, let alone a larger one, has a very high birth rate.

Q2: What is result of difference between the poor and the rich?

Ans: in the past the population has not only been reduced by famine and disease but also by war. We have the power to abolish war if we have the will. But if one group of people continues to get poorer and sees its families and friends suffering great distress and unnecessary death while another group of people in the world gets richer, we are creating a situation which encourages the poor to make war on the rich.

Multiple Choice Questions

1. Robin Hood is presented <u>poaching</u> for the poor from forests. The underlined word means

A. Stealing
B. Buying
C. Washing
D. Punching

2. What is meant by hunger?

A. Be hungry
B. The eat too much
C. Not having enough food to eat
D. Missing one or two meals.

3. The study of population growth indicates. The greatest <u>paradox</u> of our time. The underlined word means

A. Joy
B. Contradiction
C. Sorrow
D. Happiness

4. Choose the correct spelling

A. Lequorice
B. Liquarice
C. Liquorise
D. Liquorices

5. Ali <u>felt</u> sleepy. The underlined is a/an

A. Auxiliary verb
B. Linking verb
C. Helping verb
D. Modal verb

6. They made him captain of <u>the team</u>. The underlined part is a/an

A. Relative phrase
B. Relative clause
C. Direct object
D. Indirect object

7. I feel <u>pains</u> in my body. The underlined word is a/an

A. Abstract noun
B. Linking verb
C. Conjunction
D. Adverb

Answers:

1.A	**2.C**	**3.B**	**4.D**	**5.B**	**6.C**
7.A					